ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

خزانہ جواہر جلالی کے چار قلمی نسخوں کا تعارف و تجزیہ

Introduction and Analysis of the Four Manuscripts of Khazana-e-Jawahar-e-Jalali

Zeeshan Javid
PhD Scholar (Persian), University of the Punjab, Lahore
zeeshanjaved021@gmail.com

Prof. Dr. Muhammad Nasir
Department of Persian, University of the Punjab, Lahore
nasir.persian@pu.edu.pk

Abstract
Sheikh Jalal al-Din Bukhari (707–785 AH), widely known as Jahangashai Makhdum Jahanian, was one of the most prominent Sufi saints and distinguished scholars of the Indian subcontinent. During the 8th century Hijri, he not only played a pivotal role in the expansion of Sufism but also contributed significantly to the propagation of Islam and the integration of spiritual thought into the social and cultural life of his time. His personality, marked by spiritual authority and socio-religious influence, inspired generations across diverse regions of the subcontinent. Among the important works associated with him is the Khazanat al-Jawahar al-Jalali, a compilation prepared by his devoted disciple, Fazl Allah ibn Ziya al-'Abbasi. This text belongs to the rich tradition of Malfuzat (collections of discourses), which has been a hallmark of South Asian literary and spiritual heritage for centuries. The Khazinat al-Jawahir al-Jalali is not merely a repository of mystical teachings and ethical guidance but also an invaluable literary and historical source reflecting the intellectual, cultural, and religious milieu of the 8th century Hijri. As such, it stands as an illuminating testimony to the interaction between Sufi thought and the socio-cultural fabric of the Muslim world in the subcontinent. The significance of this study lies in its introduction and examination of the extant manuscripts of this important work. At present, four manuscripts of the Khazinat al-Jawahir al-Jalali have been identified in Pakistan: three are preserved in the National Library, Ganj Bakhsh, Islamabad, while one remains in a private collection. Their scholarly description and analysis open new avenues for research in the fields of Sufism, Islamic intellectual history, and the literary tradition of Malfuzat in South Asia.
Keywords:
Khazanat al-Jawahar al-Jalali; Makhdum Jahanian Jahangasht; Sufism in South Asia; Malfuzat; Fazl Allah ibn Ziya al-'Abbasi

خلاصہ:
شیخ جلال الدین بخاری(707–785ھ)، جو جہانگشای مخدوم جہانیاں کے لقب سے معروف ہیں، برصغیر کے نمایاں ترین صوفیا اور ممتاز علما میں شمار ہوتے ہیں۔ آٹھویں صدی ہجری کے دوران انہوں نے نہ صرف تصوف کے فروغ میں بنیادی کردار ادا کیا بلکہ اسلام کی تبلیغ اور اس عہد کی سماجی و ثقافتی زندگی میں روحانی فکر کے انضمام میں بھی گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ ان کی شخصیت، جو روحانی اقتدار اور مذہبی و سماجی اثرات کی حامل تھی، نسل در نسل مختلف علاقوں کے لوگوں کے لیے مشعلِ راہ بنی رہی۔ ان سے منسوب اہم ترین تصانیف میں سے ایک خزانۂ

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

جواہر جلالی ہے، جسے ان کے مخلص مرید فضل اللہ بن ضیاء العباسی نے مرتب کیا۔ یہ کتاب ملفوظات کی عظیم روایت سے تعلق رکھتی ہے، جو صدیوں سے جنوبی ایشیا کی ادبی و روحانی میراث کا نمایاں حصہ رہی ہے۔ خزانۂ جواہر جلالی محض ایک عرفانی واخلاقی تعلیمات کا ذخیرہ نہیں بلکہ ایک قیمتی ادبی و تاریخی ماخذ بھی ہے، جو آٹھویں صدی ہجری کے فکری، ثقافتی اور مذہبی ماحول کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ اثر اس بات کی بھی روشن شہادت ہے کہ کس طرح صوفیانہ افکار برصغیر کی مسلم معاشرتی و ثقافتی زندگی سے مربوط تھے۔اس مطالعے کی اہمیت اس اعتبار سے ہے کہ اس میں اس کتاب کے موجودہ مخطوطات کا تعارف اور جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ فی الوقت خزانۂ جواہر جلالی کے چار مخطوطات پاکستان میں شناخت کیے گئے ہیں: تین قومی کتب خانہ گنج بخش اسلام آباد میں محفوظ ہیں جبکہ ایک نسخہ ایک نجی مجموعے میں موجود ہے۔ان مخطوطات کی علمی تفصیل اور تجزیہ تصوف، اسلامی فکری تاریخ اور جنوبی ایشیا میں ملفوظات کی ادبی روایت کے مطالعے کے لیے نئے امکانات فراہم کرتا ہے۔

کلیدی الفاظ: خزانۂ جواہر جلالی؛ مخدوم جہانیاں جہانگشت؛ جنوبی ایشیا میں تصوف؛ ملفوظات؛ فضل اللہ بن ضیاء العباسی

مخدوم جہانیان جہاں گشت جلال الدین بخاری (۷۰۷-۷۸۵ھ) آٹھویں صدی عیسوی کے مشہور عالم دین اور نامور صوفی تھے۔ جنھوں نے نہ صرف اشاعت اسلام کا کام کیا بلکہ علمی و روحانی اثاثہ بھی تصانیف کی صورت میں بطور یادگار چھوڑا۔ سید جلال الدین بخاری اُچ شریف کی معروف شخصیت حضرت جلال الدین سرخ پوش بخاری (۵۹۵-۶۹۰ھ) کے پوتے اور سید احمد کبیر بخاری (۶۴۸-۷۱۴ھ) کے بیٹے ہیں۔ آپ ۷۰۷ ہجری میں اُچ شریف میں پیدا ہوئے۔ "نام سید جلال الدین تھا، مگر لوگوں میں مخدوم جہانیان جہاں گشت کے لقب سے مشہور تھے چونکہ آپ کا بہت سا وقت سیاحت میں گزرا، اس لیے "جہاں گشت" کے لقب سے مشہور ہوئے۔" (1)

جلال الدین بخاری علوم ظاہری کی تحصیل کے بعد باطنی تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے۔ان کا خاندانی سلسلہ "سہروردیہ (2)" تھا۔ ملتان میں حضرت بہاء الدین زکریا (۵۶۶-۶۶۶ھ) کی خانقاہ سے روحانی تعلق تھا۔ جلال الدین بخاری نے باطنی تربیت شیخ رکن الدین ابو الفتح (۷۳۵-۶۴۹ھ) سے حاصل کی اوران سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ جلال الدین بخاری نے دہلی میں چشتیہ (3) سلسلے کے نامور صوفی نصیر الدین چراغ (وفات ۷۵۷ھ) سے بھی ملاقات کی اوران سے خرقہ حاصل کیا۔ اس طرح انہیں سہروردیہ سلسلے کے ساتھ چشتیہ سلسلے سے بھی نسبت حاصل ہے۔

"سلطان محمد بن تغلق (وفات ۷۵۲ھ) نے انہیں شیخ الاسلام مقرر کیا اور سیوستان (4) میں چالیس خانقاہیں مع مضافات انہیں تفویض کیں لیکن اس عہدے کو قبول کرنے سے پہلے وہ حج کو تشریف لے گئے۔ سلطان فیروز شاہ کی اصلاحات میں آپ کے وعظ و پند کا بڑا دخل تھا۔" (5)

مخدوم جہانیاں گشت نے سیر و سیاحت کے دوران تین سو سے زائد مشائخ و صوفیا سے ملاقات کی۔ مکہ میں امام عبداللہ یافعی (وفات ۷۶۸ھ) اور مدینہ میں امام عبداللہ مطری (وفات ۷۶۵ھ) سے صحاح ستہ (6)، عوارف المعارف (7) اور تصوف کی دیگر کتابیں پڑھیں۔ "حضرت مخدوم کا قیام مکہ میں سات سال رہا، کتابت کے ذریعہ گزارہ کرتے تھے۔" (8) اس کے بعد وہ ہندوستان واپس آئے۔ اُچ ہی میں جلال الدین بخاری نے درس و تدریس کا کام جاری رکھا۔ مخدوم جہانیاں کے بہت سے خلفا ہیں جن میں ان کے چھوٹے بھائی صدر الدین راجو قتال (وفات ۷۴۳ھ)، سید سکندر ترمذی (825)، قوام الدین عباسی (806) اور جمشید راہگیری معروف ہیں۔ آپ کی وفات ۷۸۵ ہجری میں ہوئی۔ مزار اُچ شریف میں واقع ہے۔

آثار و ملفوظات مخدوم جہانیاں جہاں گشت:

جلال الدین بخاری اپنے دور کی ایک معروف شخصیت ہیں جنھوں نے روحانی سلسلے کی تبلیغ واشاعت میں اہم کردار ادا کیا۔ جلال الدین بخاری کے آثار میں زیادہ تر ملفوظات ہیں جو ان کے مریدوں نے مرتب کئے ہیں۔ ملفوظات کے درج ذیل مجموعے ہیں۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

خلاصۃ الالفاظ جامع العلوم: ابو عبداللہ علاء علی بن سعد بن اشرف دہلوی (وفات ۸۰۰ھ) نے دس ماہ میں مرتب کیا۔ یہ نسخہ راناغلام سرور کی تصحیح کے ساتھ مرکز تحقیقات ایران و پاکستان سے شائع ہو چکا ہے۔

خزانہ جلالی: ملفوظات کا یہ مجموعہ احمد المدعو بہا بن حسن بن محمود بن سلیمان تلنبی نے مرتب کیا ہے۔ جو سترہ ابواب پر مشتمل ہے۔ یہ نسخہ غیر مطبوعہ ہے۔ اس کے قلمی نسخے گنج بخش لائبریری، پنجاب یونیورسٹی، کتب خانہ غوثیہ، کتب خانہ محمد علی کھڈی اور شمس الدین کے کتب خانے میں موجود ہیں۔(9)

سراج الہدایہ: ملفوظات کا تیسرا مجموعہ ہے جسے احمد برنی نے مرتب کیا ہے۔ یہ نو ابواب پر مشتمل ہے جن میں احادیث پیغمبر، پیر و مرید، مسائل فقہ اور احکام شرع شامل ہیں۔ اس کے قلمی نسخے پشاور یونیورسٹی، پنجاب یونیورسٹی، ڈسٹرکٹ لائبریری فیصل آباد، کتب خانہ رشیدیہ، خلیق احمد نظامی، اقبال مجددی اور احمد حسین قلعہ داری کے کتب خانوں میں موجود ہیں۔(10)

مظہر جلالی: مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے ملفوظات کا ایک مجموعہ مظہر جلالی کے نام سے ہے۔ جسے صلاح الدین شاہ نے مرتب کیا۔ یہ نسخہ غیر مطبوعہ ہے۔ اس کے قلمی نسخے مخدوم نوبہار شاہ، سید عباس گردیزی اور سید مغیث الدین کے کتب خانوں میں ہیں۔(11)

تحفۃ السرایر: یہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے ملفوظات کا مجموعہ ہے جو فخر محمد غزنوی نے ۷۷۷ ہجری میں مرتب کیا۔ یہ صرف سات دن کے ملفوظات ہیں۔ جو "ہفت اسرار" کے نام سے ہیں۔ اس کا ایک قلمی نسخہ پنجاب پبلک لائبریری میں ہے۔(12)

فوائد المخلصین: مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے وہ ملفوظات ہیں جن میں حالات و کرامات کا ذکر زیادہ ہے۔ اس کے مرتب کا نام محمد جعفر توماسی ہے۔ اس کا ایک واحد قلمی نسخہ پنجاب یونیورسٹی کے ذخیرہ شیرانی میں ہے۔(13) اس کے متن پر پنجاب یونیورسٹی میں کام ہو چکا ہے۔(14)

جواہر جلالیہ: یہ مخدوم جلال الدین بخاری کے وہ ملفوظات ہیں جو حسین بن احمد بن حسین حسینی نے ۷۴۹ ہجری میں مرتب کیے۔ یہ نسخہ ۱۴۷ ابواب پر مشتمل ہے۔ یہ غیر مطبوعہ ہے۔ اس کا ایک قلمی نسخہ خیرپور پبلک لائبریری میں موجود ہے۔(15)

مقرر نامہ: مقرر نامہ حضرت مخدوم جہانیاں کے اُن مکتوبات و ہدایات کا مجموعہ ہے جو آپ نے مولانا تاج الدین احمد علوی عرف سیاہ پوش سلطان پوری کو اُن کے بعض مسائل تصوف کے استفسارات کے جواب میں تحریر فرمائے تھے۔(16) یہ کتاب سید کامران بخاری کی تصحیح و ترجمہ کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔

سفر نامہ مخدوم جہانیاں: یہ سفر نامہ سید محمود بنگالی نے مرتب کیا جو سید مخدوم جہانیاں کے مرید ہیں۔ آٹھ مرتبہ حرمین شریفین کی زیارت اور مختلف علاقوں کی سیاحت کا ذکر ہے۔ غیر مطبوعہ ہے۔ اس کا ایک مخطوطہ سنٹرل لائبریری حیدر آباد دکن میں موجود ہے۔(17)

ترجمہ رسالہ مکیہ: مخدوم جہانیاں نے شیخ قطب الدین دمشقی (وفات ۷۸۰ھ) کے رسالہ مکیہ کا ترجمہ فارسی میں کیا ہے۔ یہ نسخہ غیر مطبوعہ ہے۔ اس کے قلمی نسخے کیمبرج یونیورسٹی اور پرسٹن یونیورسٹی میں موجود ہیں۔(18)

خزانہ جواہر جلالی کا تعارف:

فضل اللہ بن ضیاء العباسی نے یہ ملفوظات جلال الدین بخاری کی اجازت سے مرتب کیے۔ یہ ملفوظات رجب ۷۸۰ سے ۷۸۰ھ تک یعنی مخدوم جہانیاں کی وفات تک آخری پانچ سالوں کے ملفوظات پر مشتمل ہیں۔ خزانہ جواہر جلالی میں بہت سی اہم کتابوں کا حوالہ بھی ملتا ہے جس سے مرتب کے وسعت علم کا پتا چلتا ہے۔ "جواہر جلالی کے ۱۰۷ ابواب ہیں۔ ہر باب لفظ "ذکر" سے شروع ہوتا ہے۔ باب اول مقدمہ اور اس کی چار

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

فصلیں، توحید اور شریعت وطریقت وحقیقت کے بیان میں ہیں۔اس کے علاوہ اہم ابواب میں واجب وفرائض، مراقبہ وفکر، خلوت وعزلت وشرائط آداب، اسرار عارفان، سماع ووجد ورقص اور ہدایاو فتوح ہیں۔"(19)

جواہر جلالی کے قلمی نسخے:

جواہر جلالی کے چار قلمی نسخے ہیں۔ان میں تین قلمی نسخے گنج بخش کے کتب خانے میں ہیں۔ان کی تفصیل ذیل میں ہے۔

نسخہ الف: قلمی نسخہ شمارہ ۵۱۹۳: یہ نسخہ گنج بخش لائبریری میں موجود ہے۔(20)اس قلمی نسخے کا خط پختہ نسخ ہے۔اس کے ۶۹۴صفحات ہیں اور ہر صفحے کی ۱۵سطریں ہیں۔اس نسخے کے دونوں جانب بعض حواشی کا اضافہ کیا گیا ہے۔۔سن کتابت اور کاتب کا نام نہیں ملتا۔البتہ حاشیہ نگار نے ۱۲۱۰ہجری کا سال آخر میں درج کیا ہے۔اس کے ۱۴۹ابواب ہیں۔اس کا ترقیمہ نہیں ہے۔

آغاز: "الحمدللہ الذی ھدانا طریقہ الحق ولصواب وعدنا علی العمل بالحسنات جزیل الثواب وموجبات العقاب والسلام علی مشائخ امتہ المھتدین وعلی عبادہ الموفقین باتباع آثار سنن سید المرسلین"

اختتام: ملک ینادي ھل من تائب یتاب علیہ وعلی الباب التاسع ملک ینادي وھل من مستغفر فیغفر وھل من داع فستجاب وصلی علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین"

نسخہ ب: قلمی نسخہ شمارہ ۲۴۶۳: گنج بخش لائبریری اسلام آباد میں محفوظ ہے۔21 جس کا خط نستعلیق ہے۔یہ قلمی نسخہ چھوٹے خط میں لکھا گیا ہے۔اسی وجہ سے اوراق کی تعداد دیگر نسخوں کی نسبت کم ہے۔۔اس کے ۱۷۶اوراق ہیں اور ہر صفحے کی ۲۷سطریں ہیں۔ ۳۵۲صفحات ہیں۔یہ نسخہ صاف اور اچھی حالت میں ہے۔اس کے ایک سوابواب ہیں۔کاتب کا نام اور سن کتابت درج نہیں۔اس کا ترقیمہ نہیں ہے۔

اس کا آغاز یوں ہوتا ہے۔"الحمدللہ الذی ھدانا طریقہ الحق ولصواب وعدنا علی العمل بالحسنات جزیل الثواب والصلوۃ علی رسولہ محمد بین اسباب المغفرۃ وموجبات العقاب والسلام علی مشائخ امتہ المھتدین وعلی عبادہ الموفقین باتباع آثار سنن سید المرسلین"

اور اختتام اس طرح ہے۔"وقال علیہ السلام لو تعلمون لضحکتم قلیلاو لبکتیم کثیرا ولاتامن من مکر اللہ وتقنط من رحمۃ اللہ"

نسخہ ج: قلمی نسخہ شمارہ ۱۷۴۹: یہ نسخہ گنج بخش لائبریری اسلام آباد میں موجود ہے۔(22)اس کا کاتب ملا حسن بن موسی ساکن قلات ہے۔خط خام نستعلیق میں ہے۔نسخے کا سن کتابت ۱۲۰۷ہجری ہے۔اس کے ۷۸۴صفحات ہیں اور ہر صفحے کی ۱۷سطریں ہیں۔

اس کے بھی ۱۴۹ابواب ہیں۔اس کا ترقیمہ موجود ہے۔

آغاز: "الحمدللہ الذی ھدانا طریقہ الحق ولصواب وعدنا علی العمل بالحسنات جزیل الثواب والصلوۃ علی رسولہ محمد بین اسباب المغفرۃ وموجبات العقاب والسلام علی مشائخ امتہ المھتدین وعلی عبادہ الموفقین باتباع آثار سنن سید المرسلین"

اختتام: "ملک ینادي ھل من تائب یتاب علیہ وعلی الباب التاسع ملک ینادي وھل من مستغفر فیغفر وھل من داع فستجاب وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ الطاہرین"

ترقیمہ: "تمت نسخہ بعون اللہ تعالی این کتاب از حقیر ملا حسن ولد مرحوم ملا محسن ساکن قلات"۱۲۰۷

نسخہ د: یہ قلمی نسخہ سید کامران بخاری کے کتب خانے میں ہے۔اس نسخے کا ذکر کسی فہرست میں نہیں ملتا۔یہ نسخہ میں نے اپنی کاوش سے حاصل کیا ہے۔اس کے شروع کے چند صفحات غائب ہیں۔نسخے کا آغاز صفحہ ۵ سے شروع ہوتا ہے۔اس کے ۵۰۰اوراق ہیں اور ہر صفحے کی ۱۵سطریں ہیں۔کاتب کا نام اور سن کتابت مذکور نہیں۔خط سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ بارہویں صدی ہجری میں لکھا گیا۔کیوں کہ اس کے ایک صفحے پر اس نسخے کے مالک نے اپنے بیٹے کی ولادت کا سن ۱۲۹۶ہجری لکھا ہے۔اس نسخے کے ۱۰۷ابواب ہیں۔آخر میں ایک مثنوی طب کے موضوع پر ہے۔اس کا ترقیمہ نہیں ہے۔

آغاز: پی زحمت گرد جہان گردیدن منزوی جہان گشتہ وخلوتی صحبتہا دیدہ بدین۔۔۔۔۔اکنون ہمہ دیدیم وچون در گوشہ نشستیم

اختتام: "مال بسیار جمع کند فامادرین وقت نکاح نشاید کردن وکارہانہانی نباید کردن واللہ یعلم غیب السموات والارض"

جواہر جلالی کا تفصیلی تعارف:

اہمیت و افادیت: فارسی زبان میں عرفانی ادب کی اہمیت مسلم ہے۔ تصوف کی بنیادی کتب کے علاوہ اولیاء کے تذکرے بھی الگ سے لکھے گئے۔ ملفوظات بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے جس میں صوفی بزرگ کے اقوال وارشادات کو نقل کیا جاتا ہے۔ ملفوظات مذہبی، ادبی، تاریخی اور ثقافتی اعتبار سے بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ ایسی برگزیدہ شخصیتوں کے علمی وروحانی حالات وواقعات اور تجربات ومشاہدات ہیں جن میں حقیقت حال کا بیان انتہائی سادگی اور دلکشی کے ساتھ ہوتا ہے کہ قارئین کے دل پر فوری اثر ہوتا ہے۔

"ملفوظاتی لٹریچر ہندوستان کی تہذیبی وفکری تاریخ کا بیش قیمت سرمایہ ہے۔اس سے نہ صرف صوفیائے کرام کی زندگی اور ان کے افکار و نظریات پر روشنی پڑتی ہے، بلکہ اس دور کی فضا، معاشی حالات، ادبی تحریکات اور سماجی رجحانات کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔"(23)

جلال الدین بخاری کے ان ملفوظات میں روحانی تعلیم وتربیت کے ساتھ دینی وفقہی احکام کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔ لہذا آج کے مادہ پرستی کے دور میں تصوف وعرفان کی اشد ضرورت ہے تاکہ انسان اپنی روح کی تسکین حاصل کرسکے۔

جواہر جلالی کا تاریخی جائزہ:

ملفوظ نویسی کی ایجاد برصغیر کی سرزمین سے ہوئی۔ لہذا سب سے پہلے امیر حسن سجزی (۶۵۲-۷۳۸ھ) نے خواجہ نظام الدین اولیا (۶۴۴-۷۲۵ھ) کے ملفوظات فوائد الفواد(24) کے نام سے مرتب کیے۔ اس کے بعد ملفوظ نویسی کی روایت کا باقاعدہ سلسلہ ملک کے طول وعرض میں قائم ہوگیا۔ فوائد الفواد حضرت نظام الدین اولیا کی پندرہ سالہ تعلیمات کا بیان ہے۔ اس میں شریعت وطریقت کے حوالے سے ذکر ہے اور اس کے ساتھ معاشرت اور تاریخی واقعات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

"امیر حسن کے برادر طریقت علی بن محمود جاندار نے سلطان المشائخ کے ملفوظات دُرر نظامی(25) کے عنوان سے قلمبند کیے۔ حمید قلندر نے نصیر الدین محمود چراغ (وفات ۷۵۷ھ) کے ملفوظات خیر المجالس(26) کے نام سے مرتب کیے۔ حضرت بندہ نواز گیسو دراز (وفات ۸۲۵ھ) کے فرزند ارجمند سید محمد اکبر حسینی نے ان کے ارشادات جوامع الکلم(27) کے عنوان سے اور محمد علی سامانی نے سیر محمدی(28) کے نام سے جمع کیے۔ حضرت برہان الدین غریب (۶۵۴-۷۳۸ھ) کی مجالس میں ہونے والی گفتگو کو عماد کاشانی (وفات ۷۴۲ھ) نے نفائس الانفاس(29) کے عنوان سے اور حماد کاشانی نے احسن الاقوال(30) کے نام سے ترتیب دیا۔"(31)

مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے ملفوظات جامع العلوم کے نام سے علاء الدین، سراج الہدایہ کے عنوان سے احمد برنی اور جواہر جلالی کے نام سے فضل اللہ عباسی نے مرتب کیے۔ مخدوم شرف الدین یحیی منیری (وفات ۷۸۲ھ) کے نامور خلیفہ زین بدر عربی نے معدن المعانی(32)، خوان پُر نعمت(33)، مخ المعانی (34) کے نام سے مجموعے ترتیب دیے۔ سید اشرف جہانگیر سمنانی (وفات ۸۰۸ھ) کے ملفوظات لطائف اشرفی(35) کے نام سے نظام الدین یمنی نے لکھے۔

ان کے علاوہ دیگر ملفوظات میں شاہ مینا لکھنوی (۸۰۰-۸۸۴ھ) کے ملفوظات(36) مشہور ہیں جسے میر سید محی الدین بن حسین رضوی نے مرتب کیا۔ لطائف قدوسی(37) شیخ عبدالقدوس گنگوہی (۸۶۰-۹۴۴ھ) کے ملفوظات کا مجموعہ ہے جو ان کے فرزند رکن الدین گنگوہی نے ترتیب دیا۔ ہشت محفل(38) کا مجموعہ ابوالمعالی محمد قادری (۹۶۰-۱۰۲۳ھ) کے مرید سید محمد باقر قادری نے جمع کیا۔

شاہ عبدالرزاق ہانسوی (۱۰۴۶-۱۱۳۶ھ) کے ملفوظات مولانا نظام الدین نے مناقب رزاقیہ(39) کے نام سے جمع کیے۔ دوسرا مجموعہ ملفوظ رزاقی(40) ہے۔ مجالس کلیمی(41) شاہ کلیم اللہ جہان آبادی (۱۱۵۸-۱۲۴۰ھ) کے ملفوظات ہیں جس کے مرتب کا نام خواجہ کامگار ہے۔ ملفوظات شاہ نظام الدین اورنگ آبادی (۱۰۶۰-۱۱۴۲ھ) کا مجموعہ احسن الشمائل(42) کے نام سے خواجہ کامگار خان نے مرتب کیا۔

شاہ فخر الدین دہلوی(۱۱۲۱-۱۱۹۹ھ) کے ملفوظات فخر الطالبین(43) کے نام سے نورالدین فخری نے لکھے۔ مرزا مظہر جان جاناں(۱۱۹۵-۱۱۱۱ھ) کے ملفوظات کے دو مجموعے بالترتیب معمولات مظہریہ(44) شاہ نعیم الدین بہرنچی اور مقامات مظہریہ(45) شاہ غلام علی دہلوی نے جمع کیے۔ دُرالمعارف(46) کے نام سے شاہ غلام علی دہلوی(۱۱۵۸-۱۲۴۰ھ) کے ملفوظات کا مجموعہ شاہ روف احمد مجددی نے ترتیب دیا۔

جامع ملفوظات:

جامع ملفوظات کے تفصیلی حالات بالکل نہیں ملتے۔ خزانہ جواہر جلالی کے متن میں مولف نے اپنا مکمل نام فضل اللہ بن ضیاءالعباسی درج کیا ہے۔اس نے خود کو مخدوم جہانیاں کا مرید ظاہر کیا ہے۔ ملفوظات سے پتا چلتا ہے کہ فضل اللہ بن ضیاء العباسی عربی اور فارسی زبان میں ماہر تھا۔

خزانہ جواہر جلالی کے ماخذ:

فضل اللہ بن ضیاء العباسی ایک عالم اور فاضل آدمی تھا۔اس نے مروجہ دینی علوم حاصل کر رکھے تھے۔ باطنی تعلیم کے لیے وہ مخدوم جہانیاں کا مرید ہوا۔ فضل اللہ نے ملفوظات میں کتب تفسیر، فقہ اور تصوف کو بطور ماخذ استعمال کیا ہے۔

"زبدة العارفین، آداب المریدین(47)، منہاج العابدین(48)، نزہۃ الارواح(49)، قوت القلوب(50)، فتاوی غیاثیہ(51)، تفسیر زاہدی(52)، مشارق الانوار(53)، خزانۃ الفقہ(54)، کفایہ للشعبی، عمدۃ الابرار، جامع الکبری(55)، شرح طحاوی(56)، المحیط(57)، الملتقط(58)، عوارف المعارف(59)، شرح قشیری(60)، فتاوی قاضی خان(61)، وقایہ(62)، تفسیر الدرر10، اسرار العارفین، مصابیح(63)، حزب البحر(64)، مجمع البحرین(65)، شرح المختار(66)، مقصد الاقصی(67)، فصوص الحکم(68)، الکشاف(69)، مبسوط(70)، ہدایہ(71) اور فتاوی تتار خانی(72) جیسی کتابوں کے حوالے ملتے ہیں۔"(73)

آیات واحادیث:

کتب تصوف میں کئی صوفیا کرام نے آیات واحادیث کا التزام کیا ہے۔ جیسا کہ قوت القلوب، کتاب اللمع، رسالہ قشریہ اور کشف المحجوب74 وغیرہ۔ مخدوم جہانیاں صوفی کے ساتھ عالم دین بھی تھے۔ کتب احادیث کا خاص طور پر مطالعہ کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ملفوظات میں موضوع کے اعتبار سے آیات واحادیث کا کثرت سے استعمال نظر آتا ہے۔ مثلاً مقدمہ کے بعد توبہ کے بیان میں کہ "پس عبادت جزبہ توبہ راست نیاید کہ خداوند تعالیٰ مقدم ذکر کردہ توبہ تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا"(سورہ تحریم8)(75)

دوسری جگہ حدیث کے حوالے سے وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ(ترمذی)(76)

اقوال مشائخ وبزرگان:

فضل اللہ بن ضیاء العباسی نے ملفوظات میں مشائخ اور صوفیا کے اقوال بھی نقل کیے ہیں۔اس طرح ملفوظات کا یہ مجموعہ اولیا و مشائخ کا ایک مستند ریکارڈ ہے۔ عربی کے اقوال زیادہ ہیں۔ مثلاً خلوت کے بارے میں ایک صوفی کا قول نقل کرتے ہیں کہ "قال الحکیم: الخلوت ترک اختلاط الناس و الکان بینهم"(77) دوسری جگہ تقوی کے بارے میں امام قشیری کا قول لکھتے ہیں۔"و قال القشیری:تقوی اولہ ترک الشرکۃ و آخرہ التقا عن"(78)

آئمہ بزرگان اور اولیا کی تاریخ وفات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

شعر وسخن:

فضل اللہ نے ملفوظات کے آغاز میں مخدوم جہانیاں کی منقبت میں کچھ شعر کہے ہیں۔ جس سے اس کے ادبی ذوق کا پتا چلتا ہے۔اس کے علاوہ موضوعات کے اعتبار سے شعر نقل کیے ہیں۔ شاعری اوسط درجے کی ہے۔ مخدوم جہانیاں کی منقبت میں یہ شعر ہیں۔

شیخ ما جہان قطب حقیقت جلال　　　یافتہ از نور تجلی جمال

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

زیر فلک قطب جہان غوث وقت — قطب دو کونہ یگانہ جلال

کامل در علم اصول وفروع — بہر ش از علم لدنی کمال(79)

جواہر جلالی کا تنقیدی جائزہ:

اُسلوب نگارش: خزانہ جواہر جلالی کا اسلوب سادہ وروان ہے۔ کیونکہ مجالس میں عوام کے سامنے ان کی عقلی استعداد کے مطابق گفتگو کی جاتی ہے۔ لہذا ملفوظات میں بھی قارئین کی استعداد کے پیش نظر سادہ اُسلوب اپنایا گیا ہے۔ مخدوم جہانیاں جہاں گشت کو ظاہری علوم میں بھی کمال حاصل تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ملفوظات میں آیات واحادیث کا کثرت سے استعمال ہوا ہے۔ فقہ کے حوالے سے بھی کئی مسائل زیر بحث آئے ہیں۔ جس سے جلال الدین بخاری کے تبحر علم کا اندازہ ہوتا ہے۔ یہ کتاب آٹھویں صدی کی نثر کا بہترین نمونہ ہے۔

ہندی الفاظ: ملفوظات میں اس زمانے کی مقامی زبان کے بھی کچھ الفاظ ملتے ہیں۔ یہ زبان ہندوی کے نام سے موجود تھی۔ اس زبان کے الفاظ صرف اُس دور کی شاعری میں نہیں بلکہ نثر کی کتابوں میں مل جاتے ہیں۔ جس سے اس زبان کے ارتقا کا پتا چلتا ہے۔ علمی وادبی اعتبار سے تو عربی اور فارسی زبان رائج تھی مگر بول چال میں مقامی زبان کے الفاظ کا استعمال بلا تکلف ہوتا تھا۔ مثلاً ایک جگہ گھوڑے کے لیے گھوری کا لفظ استعمال کیا ہے۔(80) کئی جگہ برصغیر کی ثقافت کے حوالے سے مقامی الفاظ کا استعمال نظر آتا ہے۔۔ جیسے عیدی، عرس، سجادہ، حلوا، سیب اور سپاری وغیرہ۔

تصوف وعرفان:

ملفوظات میں تصوف و عرفان کے بہت سے نکات ملتے ہیں۔ یہ صرف اذکار و دعوات اور وظائف و مناجات کا مجموعہ نہیں ہے۔ بلکہ عرفان و روحانیت کا صحیفہ بھی ہے۔ قوت القلوب، رسالہ قشریہ، عوارف المعارف اور دیگر کتب تصوف سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

ذکر کی اہمیت کے بارے میں ہے کہ "بدانکہ کہ ذکر اسم جامع است اعمال القلوب از مقامات یقین ومشاہدات علوم از غیب کہ نصیب دل عارفان است از میدان غفلت سوی صحرا"(81)

شریعت وطریقت:

ملفوظات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ شریعت کے بغیر طریقت کی کوئی اہمیت نہیں۔ ظاہری اعمال کے بغیر باطن کی درستگی ممکن نہیں ہے۔ واجبات وفرائض کے ساتھ ساتھ مسنون اور نفلی عبادات پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اس لیے اس مجموعے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات اور روزمرہ معاملات کا خصوصی طور پر اس لیے ذکر ہے کہ مسلمان اسے اپنی زندگی میں ڈھال سکیں۔

غرض کہ خزانہ جواہر جلالی مخدوم جہانیاں کے ملفوظات کے حوالے سے بہت اہمیت کی حامل ہے۔ مرتب نے محققانہ اُسلوب اختیار کرتے ہوئے اسے بہترین پیرائے کا جامہ پہنایا ہے۔ یہ انداز تحریر موجودہ زمانے کی طرز تحقیق سے قریب تر ہے۔ تصوف وعرفان کے نکات کو عمدہ انداز میں بیان کیا ہے اور اسے آیات واحادیث کے ساتھ اقوال مشائخ سے مزین کیا ہے۔ موضوعات کے لحاظ سے حکایات اور واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ بہت سی اہم کتب تفسیر، فقہ اور تصوف کو پیش نظر رکھا ہے۔ جس سے اس کی ادبی اور تاریخی اہمیت بڑھ گئی ہے۔

☆☆☆☆☆

حوالے

(1) قدوسی، اعجاز الحق، تذکرہ صوفیائے پنجاب، ص ۱۷۵

(2) سہروردیہ تصوف کا ایک مشہور روحانی سلسلہ۔ سہرورد ایک مقام ہے۔ اس سلسلہ کے بانی شیخ ضیاءالدین ابوالنجیب سہروردی ہیں۔

(3) ہندوستان کے سلاسل تصوف میں ایک معروف سلسلہ ہے۔ چشت گاؤں کی نسبت سے چشتیہ ہوا۔ اس سلسلے کے بانی ابواسحاق شامی ہیں۔ ہندوستان میں اس کا آغاز خواجہ معین الدین چشتی نے کیا۔

(4) سیوستان سندھ کا ایک قدیم قصبہ ہے جو شیخ عثمان المروندی المعروف شہباز قلندر کی درگاہ کے سبب مشہور ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

(5) بزمی، انصاری، اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد ہفتم ص ۳۲۰

(6) حدیث کی چھ مشہور کتابوں کو صحاح ستہ کہا جاتا ہے۔ ان میں صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن ابن ماجہ اور سنن نسائی شامل ہیں۔

(7) عوارف المعارف سلسلہ سہروردی کے امام شیخ ابو حفص شہاب الدین سہروردی کی تصنیف ہے۔

(8) ایوب قادری، مخدوم جہانیاں جہاں گشت، ص66

(9) تفصیل کے لیے دیکھیں۔ منزوی، احمد، فہرست مشترک نسخہ ہای خطی پاکستان، جلد سوم ص ۱۳۸۲

(10) تفصیل کے لیے دیکھیں۔ ایضا، ص ۱۵۴۹

(11) تفصیل کے لیے دیکھیں۔ ایضا، ص ۱۹۳۷

(12) تفصیل کے لیے دیکھیں۔ ایضا، ص ۱۲۱۰

(13) تفصیل کے لیے دیکھیں ایضا، جلد یازدھم، ص ۱۱۰۳

(14) تفصیل کے لیے دیکھیں۔ خدا بخش، شمارہ مقالہ (PC/IV 6) پنجاب یونیورسٹی

(15) منزوی، احمد، فہرست مشترک نسخہ ہای خطی پاکستان جلد سوم، ص ۱۳۹۲

(16) ایوب قادری، مخدوم جہانیان جہاں گشت ص ۲۴۳

(17) سخاوت مرزا، تذکرہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت، ص ۴۸

(18) ایوب قادری، مخدوم جہانیان جہاں گشت ص ۲۵۹

(19) منزوی، احمد، فہرست مشترک نسخہ ہای خطی پاکستان، جلد سوم ۱۴۲۶

(20) منزوی، احمد، فہرست مشترک نسخہ ہای خطی پاکستان، جلد سوم، ص ۱۴۲۶

(21) ایضا

(22) منزوی، احمد، فہرست مشترک نسخہ ہای خطی پاکستان، جلد سوم ۱۴۲۶

(23) محمد اسلم، ملفوظاتی ادب کی تاریخی اہمیت ص ۱۱

(24) فوائد الفواد نظام الدین اولیا کے مشہور ملفوظات ہیں جو پانچ جلدوں اور ایک سو اٹھاسی مجالس پر مشتمل ہے۔ (دریابادی، تصوف اسلام، ص ۱۰۷)

(25) دُرر نظامی کا ایک مخطوطہ سر سالا جنگ میوزیم دکن اور دوسرا نسخہ بوہار کلکشن کلکتہ میں موجود ہے۔ (محمد اسلم، ملفوظاتی ادب کی تاریخی اہمیت، ۴۸)

(26) خیر المجالس خلیق احمد نظامی کی تصحیح کے ساتھ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے شائع ہوئی۔ اس میں ایک سو مجالس کا ذکر ہے۔ (نوشاہی، کتابشناسی آثار فارسی، ص ۶۱۹)

(27) جوامع الکلم کا متن محمد حامد صدیقی نے مدون کیا۔ جو ۱۹۳۸ء میں حیدر آباد دکن سے شائع ہوا۔ اس میں ۱۳۸ مجالس کے ملفوظات شامل ہیں۔ (ایضا، ص ۶۱۲)

(28) سیر محمدی کا متن اور اس کا ترجمہ ایک ساتھ ۱۹۲۹ء میں الہ آباد سے شائع ہوا۔

(29) نفائس الانفاس کا ایک مخطوطہ کتابخانہ ندوۃ العلماء لکھنو میں ہے۔ نمبر ۳۳۳ ہے۔ (محمد اسلم، ملفوظاتی ادب کی تاریخی اہمیت، ص ۱۷۸)

(30) مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں حضرت برہان الدین غریب کے ملفوظات پر مشتمل احسن الاقوال کے عنوان سے ایک نادر نسخہ موجود ہے۔ تصوف نمبر ۳۱۸ (ایضا، ص ۱۵۶)

(31) محمد اسلم، ملفوظاتی ادب کی تاریخی اہمیت، ص ۹

(32) معدن المعانی ۱۸۸۴ء میں مطبع اشرف الاخبار بہار سے چھپی۔ (محمد اسلم، ملفوظاتی ادب کی تاریخی اہمیت، ص ۱۹۷)

(33) خوان پُر نعمت ۱۳۲۱ھ۔ میں مطبع احمدی پٹنہ سے طبع ہوئی۔ اس مجموعے میں کل ۷۴ مجالس کے ملفوظات ہیں۔ (ایضا، ص ۱۸۹)

(34) مُخ المعانی 53 مجالس ہر مشتمل ملفوظات ہیں جو مطبع مفید عام سے ۱۹۰۴ء میں شائع ہوئے۔ (نوشاہی، کتابشناسی آثار فارسی، ص ۶۵۹)

(35) لطائف اشرفی دو جلدوں میں ۱۲۹۸ھ میں دہلی سے شائع ہوئی۔ یہ مسائل تصوف پر ایک ضخیم کتاب ہے (ایضا، ص ۶۵۴)

(36) ملفوظات شاہ مینا لکھنوی ۱۹۰۰ء میں مطبع مرقع عالم ہردوئی سے طبع ہوئی۔ (محمد اسلم، ملفوظاتی ادب کی تاریخی اہمیت، ص ۲۷۳)

(37) لطائف قدوسی ۱۳۱۱ھ میں مطبع مجتبائی دہلی سے شائع ہوئی۔ یہ عبد القدوس کے لطائف و کوائف پر مشتمل اہم کتاب ہے۔ (ایضا، ص ۳۳۵)

(38) ہشت محفل ڈاکٹر ظہور الدین احمد کی تحقیق اور ترجمے کے ساتھ مکتب جدید لاہور سے شائع ہوئی۔ (نوشاہی، کتابشناسی آثار فارسی، ص ۶۹۵)

(39) مناقب رزاقیہ شاہی پریس لکھنو سے ۱۹۲۱ء میں چھپی۔ (محمد اسلم، ملفوظاتی ادب کی تاریخی اہمیت، ص ۴۲۵)

(40) ملفوظ رزاقی کا مولف نواب محمد خان رزاقی شاہجہانپوری ہے۔ یہ مجموعہ ۱۳۱۳ ہجری میں مطبع مجتبائی سے شائع ہوا۔ (نوشاہی۔ کتابشناسی آثار فارسی، ص ۶۸۵)

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

(41) مجالس کلیمی مطبع برہانیہ سے ۱۳۲۸ہجری میں حیدر آباد دکن سے شائع ہوئی۔(ایضا، ص ۶۵۷)

(42) احسن الشمائل کاایک نسخہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں ہے۔ نمبر ۵۲/۵۷ ہے۔(محمد اسلم، ملفوظاتی ادب کی تاریخی اہمیت، ص ۴۷۱)

(43) فخر الطالبین ۱۸۹۹ء میں مطبع مجتبائی دہلی سے شائع ہوئی۔(نوشاہی، کتابشناسی آثار فارسی، ص ۶۴۱)

(44) معمولات مظہریہ ۱۲۸۴ھ میں مطبع نظامی کانپور سے شائع ہوئی۔(ایضا، ص ۷۴۷)

(45) مقامات مظہریہ ۱۳۰۹ھ میں مطبع مجتبائی دہلی سے طبع ہوئی۔(ایضا، ص ۷۴۹)

(46) دُر المعارف نامی پریس سے ۱۳۰۴ھ میں چھپی۔(ایضا، ص ۷۴۹)

(47) آداب المریدین کے مصنف کا نام ابوالنجیب ضیاالدین عبدالقاہر سہروردی (۵۹۳ھ) ہے۔مشائخ کرام کے پاس یہ بطور دستور العمل صوفیہ سمجھی جاتی ہے۔(شیخ ضیاالدین، آداب المریدین، ص 7)

(48) منہاج العابدین امام غزالی (۴۵۰-۵۰۵) کی مشہور اور آخری کتاب ہے۔

(49) نزہۃالارواح شیخ بہاءالدین زکریا (۶۶۱ ھ) کے مرید میر حسین ہروی کی تصوف کے موضوع پر ایک کتاب ہے۔

(50) قوت القلوب چوتھی صدی ہجری کے ایک نامور صوفی شیخ ابوطالب مکی (۶۶۱ھ) کی تصوف کے موضوع پر ایک اہم تصنیف ہے۔

(51) فتاوی غیاثیہ چار جلدوں پر مشتمل ہے جسے اپنے دور کے معروف فقیہ شیخ بن داؤد بن یوسف نے ساتویں ہجری میں لکھا۔(مقدمہ فتاوی غیاثیہ)

(52) تفسیر زاہدی ابونصر احمد بن حسن المعروف بہ امام زاہد کی ایک قدیم اور مستند تفسیر ہے۔جو ۵۱۹ھ میں لکھی گئی۔(زاہدی، تفسیر زاہدی، ص ۳)

(53) اس کے مصنف حسن بن حسن صنعانی ہیں۔صنعانی نے اس کتاب میں ان احادیث کو نئے طریقے سے مرتب کیا ہے جو صحیحین میں کسی ایک یا دونوں میں شامل کی گئی ہیں۔(زبید، عربی ادبیات میں پاک وہند کا حصہ، ص ۱۷)

(54) خزانۃ الفقہ ابواللیث نصر بن محمد بن ابراہیم (۳۷۳ھ) کی فقہ کے موضوع پر عربی زبان میں ہے۔

(55) امام بیہقی (۴۵۸ھ) نے نبی ﷺ کی سنتوں پر جامع کتاب مرتب کی اور اس کا نام "السنن الکبریٰ" رکھا (تذکرۃ المحدثین ص ۲۶۶)

(56) امام ابوجعفر طحاوی (۳۲۱ھ) کی فقہ حنفی میں ایک اہم کتاب ہے جس کی کئی شرحیں لکھی گئیں۔

(57) المحیط البرھانی، فی الفقہ النعمانی فقہ حنفی کی اہم کتاب جس کے مصنف علامہ محمود البخاری ابن مازہ (۶۱۶ھ) ہیں۔

(58) الملتقط فی الفتاوی الحنفیہ ابو قاسم محمد بن یوسف حسینی سمرقندی (۵۵۶ ھ) کی تصنیف ہے۔

(59) عوارف المعارف سلسلہ سہروردیہ کے شیخ ابو حفص شہاب الدین سہروردی کی تصنیف ہے۔کتاب کے دو حصے ہیں اور ۶۳ باب ہیں۔(دریابادی، تصوف اسلام، ص ۱۱۶)

(60) کتاب کا پورا نام رسالۃالقشیریہ فی علم تصوف ہے۔جو ابوالقاسم قشیری (۴۶۵ھ) کی اہم تصنیف ہے۔تفصیل کے لیے دیکھیں۔(قشیری، رسالہ قشیریہ)

(61) فتاوی قاضی خان امام حسن بن منصور اوزجندی (۵۸۲ھ) کی کتاب ہے۔اس کا دوسرا نام فتاوی خانیہ ہے۔(رحمانی، قاموس الفقہ، ص ۳۸۱)

(62) وقایہ الروایہ کے مصنف برہان الشریعہ محمود بن احمدؒ (۶۷۳ھ) ہیں۔فقہ حنفی کی مستند کتاب ہے۔(ایضا، ص ۳۸۲)

(63) مصابیح السنہ احادیث کا ایک اہم مجموعہ ہے جس کے مولف ابو محمد حسین بن مسعود البغوی (۵۱۶ھ) ہیں۔(اصلاحی، تذکرۃ المحدثین، ص ۳۵۲)

(64) حزب البحر ایک خاص ورد ہے، جو حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی (۶۵۶ھ) پر الہام ہوا۔(تھانوی، مناجات مقبول، ص ۲۱۸)

(65) مجمع البحرین علامہ مظفر الدین احمدؒ (۶۹۴ھ) کی فقہ حنفی کے موضوع پر کتاب ہے۔(رحمانی، قاموس الفقہ، ص ۳۸۱)

(66) المختار ابوالفضل مجد الدین الموصلی (۶۸۳ھ) کی کتاب ہے۔اس کی شرح بھی مصنف نے خود لکھی۔(ایضا، ص ۳۸۲)

(67) مقصد الاقصی عزیز الدین نسفی کی تصوف پر ایک معروف کتاب ہے۔

(68) فصوص الحکم شیخ ابن عربی (۶۳۸ ھ) کی معروف کتاب ہے جو علم تصوف کے بیان میں ہے۔اس کی بہت سی شرحیں لکھی گئیں۔

(69) کشاف ابوالقاسم جار اللہ زمخشری (۵۳۸ھ) کی عربی تفسیر ہے۔اصل نام "الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل" ہے۔

(70) المبسوط امام رضی الدین سرخسی (۴۸۳ھ) کی فقہ حنفی میں اہم کتاب ہے۔

(71) الہدایہ بریان الدین ابوالحسن بن علی المرغینانی (۵۹۳ھ) کی تصنیف ہے۔فقی حنفی کی مشہور کتاب ہے۔

(72) فتاوی تتارخانی اکے مصنف عالم بن علاءالحنفی (۷۸۶ھ) پورا نام علامہ عالم بن علاءالدین الانصاری الاندرینی الہندی حنفی ہے (خلیفہ چلپی، کشف الظنون)

(73) محمد اسلم، ملفوظاتی ادب کی تاریخی اہمیت، ص ۲۲۵

(74) کشف المحجوب سید علی ہجویری کی تصنیف ہے جو فارسی مین تصوف کے موضوع پر پہلی کتاب ہے۔

(75) عباسی، خزانہ جواہر جلالی ۵۱۹۳، برگ ۵

(76) عباسی، خزانہ جواہر جلالی، برگ ۸

(77) عباسی، خزانہ جواہر جلالی، برگ ۹

(78) ایضا، برگ ۱۹

(79) ایضا، برگ ۲

(80) عباسی، خزانہ جواہر جلالی، برگ 290

(81) ایضا، برگ ۱۴۵

منابع

- ایوب قادری (۱۹۶۳ء) مخدوم جہانیاں جہاں گشت، ایجوکیشنل پریس، کراچی، پاکستان
- اصلاحی، ضیاالدین (۲۰۱۱ء) تذکرۃ المحدثین، دارالمصنفین اعظم گڑھ، ہندوستان
- برز گر (۱۳۸۵ ش) دانشنامہ زبان وادب فارسی در شبہ قارہ جلد چہارم، وزارت فرہنگ وارشاد اسلامی تہران، ایران
- بزمی، ابوسعید (۱۹۷۱ء) اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد ہفتم ۱۹۷۱، دانشگاہ پنجاب، لاہور پاکستان
- دریاآبادی، عبدالماجد (۱۳۴۸ھ)، تصوف اسلام، مطبع معارف اعظم گڑھ، ہندوستان
- رحمانی، خالد سیف اللہ، (۲۰۱۵) قاموس الفقہ، زمزم پبلیشرز، کراچی، پاکستان
- زبید، احمد (۱۹۹۱ء)، عربی ادبیات میں پاک وہند کا حصہ، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور
- سخاوت مرزا (۱۹۶۲ء) تذکرہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت، انسٹی ٹیوٹ آف انڈو مڈل ایسٹ کلچرل اسٹڈیز حیدر آباد، ہندوستان
- صباح الدین احمد، عبدالرحمن (۲۰۱۱ء) بزم صوفیہ، دارالمصنفین اعظم گڑھ، ہندوستان
- عباسی، فضل اللہ، نسخہ شمارہ ۵۱۹۳ گنج بخش لائبریری، اسلام آباد
- ایضا، قلمی نسخہ شمارہ ۲۴۶۳ گنج بخش لائبریری، اسلام آباد
- ایضا، شمارہ ۱۷۴۹، گنج بخش لائبریری، اسلام آباد
- ایضا، کتب خانہ کامران بخاری، راولپنڈی
- قدوسی، اعجاز الحق (۱۹۶۳ء) تذکرہ صوفیائے پنجاب، سلمان اکیڈمی کراچی، پاکستان
- محمد اسلم (۱۹۹۵ء) ملفوظاتی ادب کی تاریخی اہمیت، ادارہ تحقیقات پاکستان، دانش گاہ پنجاب لاہور
- مخدوم جہانیاں جہانگشت، جلال الدین بخاری مقرر نامہ مع ترجمہ، جلال الدین بخاری سرخ پوش اکیڈمی، لاہور پاکستان
- منزوی، احمد (۱۹۸۵ء) فہرست مشترک نسخہ ھای خطی پاکستان جلد سوم، مرکز تحقیقات ایران وپاکستان، اسلام آباد پاکستان
- نوشاہی، عارف (۱۳۹۱ ش)، کتاب شناسی آثار فارسی چھاپ شدہ در شبہ قارہ جلد اول، میراث مکتوب، تہران، ایران
- یزدانی، عبدالمجید (۱۹۷۱ء) تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان وہند جلد سوم، پنجاب یونیورسٹی لاہور، پاکستان

❖❖❖